السید یونس الحسنی

یعنی کہ یہ جمہوریت ہے۔؟

یعنی کہ لاحول ولاقوۃ یعنی کہ رب خوار کرے، یعنی کہ ذلالت کی حد ہوگئی، یعنی کہ اس ترقی یافتہ دور میں اسقدر انسان گر جائے گا، یعنی کہ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا، یعنی کہ لعنت ہو خدا کی، یعنی کہ قیامت اب بہت عنقریب لگتی ہے، یعنی کہ یہ بھی کوئی بات ہے کرنے والی، یعنی کہ، یعنی کہ لاحول ولاقوۃ لاحول ولاقوۃ۔۔۔گزشتہ روز وحدت روڈ جانے کیلئے انارکلی سے گیارہ نمبر ویگن میں سوار ہو کر سامنے والی سیٹ پر بیٹھا ہی تھا۔ کہ یہ آوازیں سماعت سے ٹکرائیں مڑ کے دیکھا عقبی نشست پر ایک مرد ضعیف دونوں ہاتھوں میں اخبار دبائے بیٹھا خود کلامی میں مبتلا تھا استفسار پر وہ بزرگ ناتواں پوری قوت سے چیخے۔ برخوردار یعنی کہ تم نے آج کا اخبار نہیں پڑھا، یعنی کہ توبہ توبہ ہزار بار یعنی کہ لاحول ولاقوۃ، اس کو پڑھو یعنی کہ یہ خبر پڑھو، استغفراللہ کیا ہوگیا ہے دنیا کو اخبار انکے ہاتھ سے لے کر نشان زدہ خبر پڑھنا شروع کی جو کچھ اسطرح تھی۔

''لاھور (جنگ فارن ڈیسک) برطانوی عدالت نے سرعام برہنہ ہونے کو درست قرار دیدیا، دی ٹائمز کے مطابق اٹھائیس سالہ آرٹسٹ ونسٹ پیتھل نے برہنہ ہو کر سڑکوں پر پھرنا شروع کر دیا جس پر پولیس نے اسے عوام کے امن وسکون میں خلل قرار دے کر گرفتار کرلیا، تاہم اس نے اسے بنیادی حقوق پر حملہ کہہ کر کپڑے پہننے سے انکار کر دیا اور گرفتاری کو چیلنج کر دیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ یہ کوئی جرم نہیں ہے،،

عرض کیا بزرگو! یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا۔ کئی سال پیشتر یورپ میں ایک تنظیم نے برہنگی کو بنیادی انسانی حقوق قرار دیکر باضابطہ و بے ضابطہ جلسے جلوس کا اہتمام کیا تھا اور اخبارات نے خوب چسکے لے کر ایسی ہی خبریں شائع کی تھیں۔ حتی کہ برطانیہ سمیت کئی ملتے جلتے ممالک نے یہ حق تسلیم کر کے لوگوں کو مخصوص علاقوں میں بے لباس رہنے بسنے کی اجازت دے دی تھی۔ باخبر حضرات جانتے ہیں کہ اب بھی ننگوں کا سالانہ عالمی اجتماع یورپ ہی میں ہوتا ہے۔ کہنے لگے! وہ یعنی کہ یہاں جو ہیومن رائٹس کمیشن اسی قسم کے حقوق مانگتا ہوگا۔ عرض کیا بالکل درست فرمایا آپ نے کہنے لگے لیکن ان کی سرپنچ تو اپنے چودھری غلام جیلانی کی نورعین ہے۔ یعنی کہ جواباً عرض کیا یہ بڑی دکھیاری حقیقت ہے۔ کہا اوہنوں کی وگ گئیاں نیں یعنی کہ عرض کیا! خدا کی مار کہنے لگے سچ ای آکھیا اے توں۔ اسی دوران اردگرد کنکھیوں سے دیکھا ویگن میں سوار خواتین اپنی اوڑھنیاں درست کر رہی تھیں۔ میرا ارادہ اور خیال

اس ڈگر پر چل نکلا کہ شرم وحیا اور حجاب یہ دل خوش کن کیفیات اور باباجی کا اضطراب دین فطرت اسلام پر غیر مشروط ایمان رکھنے والوں کا خاصہ، ورثہ اور اثاثہ ہیں جو صورت حال پیدا کی جارہی ہے۔ کسی طرح اس کی روک نہ کی گئی تو ہمارا معاشرہ اپنی جاذبیت اور حسن و جمال کھو بیٹھے گا۔ اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے۔

یہ چند ثانیئے بعد دیکھا بزرگ بھی سوچ ساگر میں غوطہ زن ہے سر کو نفی اثبات میں ہلاتے، انگلیوں کو بل دیتے، کندھے اچکاتے، آگے جھکتے کبھی سیدھے ہو بیٹھتے۔ پھر آگے کو جھکتے میں سمجھا اونگھ رہے ہیں۔ مگر یہ تو ان کی زخم خوار حمیت کی کراہیں تھیں جو حرکات وسکنات سے واضح ہو رہی تھیں معاً وہ سینہ تان کر سنبھلتے ہوئے سیٹ کے پچھلے حصے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور بولے "کاکے،، مجھے اچھرہ جانا تھا۔ لیکن! یعنی کہ تم سے کچھ اور باتیں کرنا ہیں۔ یعنی کہ آگے ہی چلتے ہیں۔ ہم رحمان پورہ شاپ پر اتر کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ وہ میری تاریخ جغرافیے اور رقبے سے واقفیت کے خواہاں تھے میں نے ہلکے پھلکے انداز میں ٹال دیا۔ بولے سچ بتا یعنی کہ یہ سب کچھ کس نظریے کی لگی بندھی گتھیاں ہیں۔ عرض کیا عوام کو طاقت کا سرچشمہ ماننے والے نظریے کی۔ فوراً لب کشا ہوئے وہ کہیں نامراد جمہوریت تو نہیں یعنی کہ اب میں سمجھا کہ زیادہ لوگ جس بات کو درست سمجھیں اسکی صحت کسی کو مجالِ انکار نہیں۔ ٹھیک کہا نا میں نے یعنی کہ یہ وہی موئی جمہوریت ہے نا، اب پتہ چلا ہمارے لیڈر اور لیڈرانیاں یعنی کہ اس پر کیوں مرتے ہیں یعنی کہ لاحول ولاقوۃ۔ میں نے موقع پا کر گزارش کی ایک اور واقعہ سن لیجئے۔ کوئی تین چار سال ادھر کی بات ہے یونان کے شہر ایتھنز میں ایک بڑی جماعت دو حصوں میں بٹ گئی۔ وجہ نزاع ایک کم بخت گدھا تھا۔ گروپ نے کہا یہ انسان ہے، دوسرا گروہ سچ بولنے پر مصر کہ یہ گدھا ہے جھگڑا طول پکڑ گیا ایک گروپ نے کہ انسانی عظمت وتکریم کا داعی تھا عدالت کے دروازے پر جا دستک دی فریق ثانی بھی اپنے وکلاء کے ہمراہ حاضر ہوا۔ چار دن تک مسلسل بحث ہوتی رہی، دونوں دھڑوں نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔ کورٹ کے چھ رکنی پینل نے اس معرکۂ گفتنی و ناگفتنی کا بنظرِ تعمق جائزہ لینے کے بعد متفقہ طور پر جو فیصلہ صادر کیا گذشتہ عمرانی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے جج نے لکھا:

"اس کیس کا پوری گہرائی اور وسیع النظری سے بھرپور جائزہ لیا گیا ہے۔ استغاثہ اپنی بات ثابت کرنے میں کلیتہً ناکام رہا ہے کیونکہ گواہوں کی اکثریت کا موقف انکی رائے سے مطابقت نہیں رکھتا جس سے فریق ثانی کو تقویت پہنچنا لازمی اور منطقی ہے۔ بادی النظر میں یہ ہے تو گدھا۔ مگر جمہوریت کی عظمت کا تقاضا سمجھتے ہوئے یہ عدالت اسے انسان قرار دینے میں کوئی مضائقہ محسوس نہیں کرتی۔ استغاثہ کی رٹ خارج کی جاتی ہے"۔

یہ فیصلہ اس شہر کی عدالت نے کیا جسے جمہوریت کا جنم بھوم ہونے کا بلا شرکت غیرے اعزاز حاصل ہے۔آج اسی جمہوریت کا تمام کلیسائی ممالک میں ڈنکا بج رہا ہے۔انکے شہریوں کو اسی قسم کے ''بنیادی حقوق،، حاصل ہیں۔وہ اپنے معاملات میں مختار کل ہیں۔ ننگے رہیں، یا ڈھکے چھپے، یہ انکی اپنی صوابدید ہے والدین اپنی اولادوں کی تربیت نہیں کر سکتے،نوجوانوں میں سیرت واخلاق کا کوئی معیار نہیں، ایمانیات کو اپنی زندگیوں سے بیدخل کر چکے ہیں۔شرم وحیا ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے،انجام ظاہر وباہر ہے۔مادی سرفرازی کے ساتھ ساتھ انتہائی بدبودار کیفیات نے بھی جنم لیا ہے۔ساٹھ ستر فیصد بچوں کو معلوم نہیں کہ انکے باپ کون ہیں۔الغرض یورپ میں تہذیب نام کے خوبصورت جانور کی نسل ختم ہو چکی ہے۔مغربی اقوام نے جنگلی حیات کی رکھوالی کا حق ادا کر دیا ہے۔سمندری حیات کی دیکھ بھال کیلئے وہ سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں، وہ کتوں بلوں ،سوروں، ریچھوں اور بندروں کی نفسیات پر ڈھیروں کتابیں لکھیں، اِن کی عادات واطوار رہن سہن اور تہذیب پر ان گنت تھیسز اور انسائیکلو پیڈیا تیار کر ڈالے۔ان کی نسلوں کو نابود ہونے سے بچانے کے لئے بڑی فراخدلی سے کئی جانوں کی قربانی پیش کی۔مگر افسوس! صد افسوس وہ انسانی نفسیات اور اسکے فطری تقاضے سمجھنے سے قاصر ہیں یا اسے تلاشنے سے عمداً گریز کیا۔شرف انسانی، اسکی تہذیبی ترتیب کے اجزائے ترکیبی اور اسکی عظمت وتقدیس کی سرمو حفاظت کرنے میں وہ مکمل ناکام ونامراد ٹھہریں۔انہوں نے احسن تقویم کو اسفل سافلین بنا کر رکھ دیا۔مسلمہ اخلاقی بندھنوں کو بنیادی حق انسانی کے خلاف جانا اور کھلی برائیوں کو جمہوری حق سمجھ کر انتہائی وارفتگی سے گلے لگایا۔فطرت انکے اس ناقابل معافی جرم سے کبھی صرف نظر نہیں کریگی۔میری گفتگو کے خاتمہ پر باباجی کڑک کر بولے'' تو یعنی کہ یہ سب اسی حرافہ جمہوریت کا کیا دھرا ہے نا۔خدا کی پھٹکار ہو اس پر یعنی کہ اور اسکے پر چارکوں پر بھی، لاحول ولاقوۃ یعنی کہ۔

مکتبہ احرار لاہور کی نئی پیش کش

خطیب الامت، بطلِ حریت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی مستند سوانح حیات
ملی ودینی خدمات، جہد و ایثار اور عزیمت واستقلال کا عظیم رقم
نیا ایڈیشن، رنگین ودیدہ زیب سرورق کے ساتھ
پہلے تمام ایڈیشنوں سے یکسر مختلف اور منفرد

حیات امیر شریعت

مؤلف جانباز مرزا (قیمت:=/150 روپے)

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ● مکتبہ احرار 69سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور